فتاوے

سوال - دین مہر کی کوئی تعداد شرعاً مقرر ہے یا نہیں؟ اگر مقرر ہے تو کتنی؟

سائل محمد سلیمان - بارگین مرچنٹ لال گنج پوسٹ سانڈی ضلع بردوان

جواب:- شرعاً مہر کی کوئی مقدار معین اور مقرر نہیں ہے۔ طرفین کی رضامندی سے مقدور اور وسعت کے مطابق جتنا مہر باندھا جائے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ وہی شرعی مہر ہے ان الصداق غیر مقدر لا اقلہ ولا اکثرہ بل کل ما کان مالا جاز ان یکون صداقا (مغنی لابن قدامۃ) فلاخر من ھذا التقریر ان کل ما لہ قیمۃ صح ان یکون مہرا (نیل الاوطار) واجازہ الکافۃ بما تراضی علیہ الزوجان او من العقد الیہ بما فیہ منفعۃ کالسوط والنعل وان کانت قیمتہ اقل من درہم (فتح الباری) ارشاد ہے وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم (قرآن کریم) لفظ مال قلیل وکثیر سب کو شامل ہے پس معلوم ہوا کہ مہر کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے ایک صحابی سے جب انھوں نے نکاح کر دینے کی درخواست کی تھی ارشاد فرمایا ھل عندک من شئ تصدقہا قال لا اجد قال التمس ولو خاتما من حدید (بخاری مسلم) ظاہر ہے لوہے کی انگوٹھی بالکل معمولی قیمت کی ہوتی ہے۔

سوال - ایک لڑکی کا باپ افریقہ میں ہے کیا ایسی صورت میں باپ کی توکیل کے بغیر لڑکی کا نانا اس کا نکاح مناسب جگہ کر سکتا ہے؟ -

سائل حاجی محمد میاں ہرزک پیش امام ازہرکول ضلع قلابہ

جواب۔ باپ ولی اقرب ہے اور نانا ولی ابعد والترتیب فی العصبات فی ولایۃ النکاح کالترتیب فی الارث فالابعد محجوب بالاقرب (ھدایہ ص۲۹۶ ج۲) وعند عدم العصبۃ کل قریب یرث الصغیر والصغیرۃ من ذوی الارحام یملک تزویجہا فی ظاہر الروایۃ عند ابی حنیفۃ (عالمگیری ص۳۰۲ ج۱) ولی اقرب کی حاضری وموجودگی میں ولی ابعد نکاح نہیں کر سکتا اور اگر کر دے تو یہ نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ ولی اقرب اجازت دیدے اور راضی ہو جائے تو یہ نکاح درست اور صحیح ہوگا ورنہ نہیں وان زوج الصغیر والصغیرۃ ابعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضرا وھو من اھل الولایۃ توقف نکاح الابعد علی اجازتہ (عالمگیری ص۳۰۴ ج۱) ہاں اگر ولی اقرب غائب ہو بغیبت منقطعہ تو ولایت نکاح ولی ابعد کی طرف منتقل ہو جاتی ہے یعنی ولی اقرب کی غیبت کی حالت میں بغیر اسکے وکیل بنانے اور اجازت دینے کے ولی ابعد اپنی ولایت میں لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے فاذا غاب الولی الاقرب غیبۃ منقطعۃ جاز لمن ھو ابعد عنہ ان یزوجہ (ھدایہ ص۲۹۹ ج۲) ثم قدر الغیبۃ بمسافۃ القصر وھو اختیار اکثر المتاخرین وعلیہ الفتوی (عالمگیری) صورت مسئولہ میں اگر بجز باپ اور نانا کے لڑکی کے عصبات میں سے مثل دادا۔ بھائی۔ بھتیجا۔ چچا۔ چچازاد بھائی وغیرہ کے کوئی نہیں ہے تو اس کا نانا بغیر باپ